غلاموں کا مولیٰ:

اُس دور میں غلاموں کے ساتھ بڑا ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شفقت و مہربانی کا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا ماتحت بنایا۔ تم جو کھاؤ ویسا ہی انھیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو ویسا ہی انھیں بھی پہناؤ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر کام کا بوجھ نہ ڈالو۔

بچوں پر رحمت:

حضرت محمد ﷺ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ جب آپؐ کا گذر بچوں کے پاس سے ہوتا تو آپ ﷺ انھیں سلام کرتے اور رک کر پیار کرتے۔ ایک روز آپ ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو پیار کر رہے تھے کہ اقرع بن حابس تمیمی جو آپ ﷺ کے پاس موجود تھے کہنے لگے "میرے دس لڑکے ہیں میں نے کبھی کسی کو یوں پیار نہیں کیا" آپ ﷺ نے فرمایا: مَنۡ لَّا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ "جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" حضرت محمد ﷺ کی شانِ رحمت یہ تھی کہ آپ ﷺ انسان تو انسان جانوروں تک کے لیے باعثِ رحمت تھے۔ آپؐ نے ہمیشہ جانوروں سے بھی اچھے سلوک کی تاکید فرمائی۔

اُخُوّت

حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری سے قبل معاشرے میں جنگ وجدال کا بازار گرم تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ حضور ﷺ نے انھیں درسِ اخوت ومحبت دیا اور مختصر سے عرصے میں معاشرے کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ ﷺ نے اپنے اخلاق وکردار سے دشمنوں کو دوست 'بیگانوں کو یگانہ' اور خون کے پیاسوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے۔

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ (سورۃ اٰل عمران:103)

ترجمہ: اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمھارے دلوں میں۔ اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم تھا۔ یہ نعمت جو صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی سے حاصل ہوئی، دنیا کی بڑی سے بڑی دولت سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ○ (سورۃ الانفال:63)

ترجمہ:۔ اور اللہ نے الفت ڈالی ان کے دلوں میں۔ اگر تم خرچ کر دیتے جو کچھ زمین میں ہے سارا نہ الفت ڈال سکتے ان کے دلوں میں' لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں۔ بے شک وہ زور آور ہے حکمت والا۔

رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر جب مدینہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے مہاجرین مکہ وانصارِ مدینہ کے درمیان "رشتۂ مواخاۃ" قائم کر دیا۔ ہر مہاجر کو کسی انصاری کا دینی بھائی بنا دیا اور اس طرح اخوت ومحبت کا ایسا مضبوط رشتہ قائم فرما دیا جس کی

مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ انصار کے ایثار کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے مکانات، باغات اور کھیت آدھے آدھے بانٹ کر برضا و رغبت اپنے دینی بھائیوں کو دے رہے تھے۔ دوسری طرف مہاجرین کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ وہ کہتے تھے ۔ ہمیں بازار کا راستہ دکھا دو۔ ہم تجارت یا مزدوری کر کے پیٹ پالیں گے۔ یہ مواخات ارشادِ ربانی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات:10) (مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں) کی بے مثال عملی تفسیر تھی۔

مُساوات

حضرت محمد ﷺ نے ہمیں اپنے قول وعمل سے مساوات کا جو درس دیا ہے وہ تاریخِ انسانی میں اپنی مثال آپ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک امیر و غریب، شاہ و گدا، آقا و غلام سب برابر تھے۔ آپ ﷺ نے خاندانی اور قبائلی فخر کو مٹایا۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ آپ ﷺ کے نزدیک سلمان فارسی، بلال حبشی اور صہیب رومی رضی اللہ عنہم کی قدر و منزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔

مسجد مسلمانوں کے لیے مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ ہے اور نماز مساوات کا بہترین مظہر ہے۔ خواہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا، سب ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں بزرگی کا انحصار ذات پات اور قبیلہ و خاندان کی بجائے نیکی اور تقویٰ پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کو خطبۂ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا ہے:

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَّلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى

ترجمہ: اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم) ایک ہی ہے۔
پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر، کالے کو سرخ پر، سوائے تقویٰ کے۔

مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنے بیٹھنے کے لیے کوئی نمایاں جگہ مخصوص نہ کی بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بے تکلفی سے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا لباس عام مسلمانوں کے لباس جیسا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کا مکان نہایت سادہ اور چھوٹا سا تھا اور آپ ﷺ کی غذا بھی بہت سادہ ہوتی تھی۔

مسجد قُبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کرتے وقت حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس طرح غزوۂ احزاب کے موقع پر بھی آپ ﷺ عام مسلمانوں کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک رہے۔

صبر و استقلال

صبر کے لغوی معنی روکنے اور برداشت کرنے کے ہیں۔ یعنی اپنے نفس کو خوف اور گھبراہٹ سے روکنا اور مصائب و شدائد کو برداشت کرنا۔ استقلال کے لغوی معنی استحکام اور مضبوطی کے ہیں۔ الغرض صبر و استقلال، دل کی مضبوطی، اخلاقی بلندی اور ثابت قدمی کا نام ہے۔